21 اکتوبر 2021ء کو پاکستان کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والا بیان

اخلاقِ مصطفٰے کی جھلکیاں

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿ ...اَخلاقِ مُصطفٰے کی بہترین مثال

✿ ...فتحِ مکّہ کے دن عام مُعافی کا اعلان

✿ ...اچھے اَخلاق کسے کہتے ہیں؟

پیشکش

اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ (اسلامک ریسرچ سنٹر)

(شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف کا معنیٰ ہے: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نیت کی۔ جب بھی مَسْجِد میں حاضِری ہو، ہر بار یاد کر کے عربی، اردو یا کسی بھی زبان میں اعتکاف کی نیت کر لینی چاہیے، اِنْ شَآءَاللّٰهُ الْكَرِيْم! اس کی برکت سے جب تک مسجد میں رہیں گے، نفل اعتکاف کا ثواب بھی ملتا رہے گا۔ یاد رکھئے! مسجد میں کھانا، پینا، سونا، سحری افطاری کرنا، دَم کیا ہوا پانی پینا وغیرہ شرعاً جائِز نہیں، اعتکاف کی نیت کر لیں گے تو یہ کام بھی جائِز ہو جائیں گے۔

درودِ پاک کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا فرمانِ شَفاعت نِشان ہے: جو شخص صُبح و شام مجھ پر 10، 10 مرتبہ دُرودِ پاک پڑھے گا، بروزِ قیامت اُسے میری شفاعت پہنچ کر رہے گی۔ [1]

شفاعت کرے حشر میں جو رضا کی | سِوا تیرے کس کو یہ قدرت ملی ہے [2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... الترغیب والترہیب، جلد: 1 صفحہ: 312، حدیث: 991۔
2 ... حدائق بخشش، صفحہ: 128۔

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے:اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت اَفْضَل عَمَل ہے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! سچی نیت بخشش کا ذریعہ ہے۔ ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے! بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ❀اللہ پاک کی رضا کے لئے توجہ سے پورا بیان سُنوں گا ❀جو سُنوں گا اس پر عمل کی کوشش کروں گا ❀جتنا یاد رہا، دوسروں تک پہنچاؤں گا ❀پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نام مبارک سن کر درودِ پاک پڑھوں گا۔

اچّھی اچّھی نیّتوں کا، ہو خدا جذبہ عطا | بندۂ مُخلِص بنا، کر عَفْو میری ہر خطا

عظیم اخلاق

پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً ایک مسلمان کیلئے ہر ہر معاملے میں حضورِ اکرم نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرتِ مبارکہ ایک بہترین نمونہ ہے، جسے بھرپور انداز میں اپناتے ہوئے ہر مسلمان دُنیا و آخرت کی کامیابیاں حاصل کر سکتا ہے، لہٰذا آج ہم اپنے پیارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرتِ مُبارَکہ میں سے اُن اخلاقِ کریمانہ کے بارے میں سُنیں گے جن کی بلندی و عظمت کو اللہ پاک نے قرآنِ کریم، پارہ 29، سُوْرَۃُ الْقَلَم کی آیت نمبر 4 میں یُوں بیان فرمایا:

وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِیْمٍ ﴿۴﴾ | ترجَمہ: اور بے شک تم یقیناً عظیم اخلاق پر ہو۔

ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی بِعثت کا مقصد

---

1 ...جامع صغیر، صفحہ:81، حدیث:1284۔

اور حُسنِ اَخْلاق کی اہمیت واضح کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ حُسْنَ الْاَخْلَاقِ یعنی مجھے اَخْلاق کے حُسن وخوبی کو مکمل کرنے کے لئے ہی بھیجا گیا ہے۔[1]

ترے خُلْق کو حَق نے عظیم کہا | تری خِلْق کو حق نے جمیل کِیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا! | ترے خالِقِ حُسن واَدا کی قسم[2]

شعر کی مختصر وضاحت: یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ پاک نے آپ کی مُبارَک عادات و اطوار کو قرآنِ کریم میں عظیم فرمایا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ظاہری سراپا کو بھی اِنتہائی حُسن و جمال بخشا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُسن اور پیاری پیاری اداؤں کو پیدا کرنے والے رَبّ کی قسم! آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جیسا حسین و جمیل نہ پہلے کبھی ہوا اور نہ آئندہ کبھی ہو سکتا ہے۔

آیئے! آج ہم **اَخلاقِ مُصْطَفٰے** کی چند ایمان افروز جھلکیاں سُننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں اور نیّت کرتے ہیں کہ ہم بھی اپنے اَخلاق دُرست کرنے کی کوشش کریں گے۔ شَیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بارگاہِ مُصطفٰے میں اِستغاثہ پیش کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں۔

مِرے اَخلاق اچھے ہوں مِرے سب کام اچھے | بنا دو مجھ کو تم پابندِ سُنّت یا رسول اللہ[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...مؤطا امام مالک، جلد:2، صفحہ:404، حدیث:1723۔
2 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:80۔
3 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:332۔

اَخلاقِ مُصطفٰے کی بہترین مثال

حضرت سَیِّدُنا زید بن سَعنَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ جو (اسلام لانے سے) پہلے ایک یہودی عالِم تھے، انہوں نے ایک بار حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کچھ کھجوریں خریدی تھیں۔ کھجوریں دینے کی مُدّت میں ابھی 2 یا 3 دن باقی تھے کہ اُنہوں نے مسجد میں حضور، سراپا نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا دامن و چادر پکڑ کر نہایت تیز نظروں سے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف دیکھتے ہوئے یوں کہا: اے محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ)! عبد المطّلِب کی ساری اولاد کا یہی طریقہ ہے کہ تم لوگ ہمیشہ لوگوں کے حُقُوق اَدا کرنے میں دیر لگایا کرتے ہو اور ٹال مٹول کرنا تم لوگوں کی عادت بن چکی ہے۔ یہ منظر دیکھ کر امیرُ المومنین حضرت سَیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے نہایت غضب ناک نظروں سے گُھورتے ہوئے اُس سے کہا: اے اللہ پاک کے دُشمن! کیا تو اللہ کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے ایسی گُستاخی کر رہا ہے؟ اللہ پاک کی قسم! اگر حضورِ اکرم، نورِ مجسّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَدب کا لحاظ نہ ہوتا تو میں ابھی اپنی تلوار سے تیرا سَر اُڑا دیتا۔ یہ سُن کر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے (بطورِ عاجزی) فرمایا: اے عُمَر! تم کیا کہہ رہے ہو؟ تمہیں تو یہ چاہیے تھا کہ مجھے اَدائے حق کی ترغیب دے کر اور اِس کو نرمی کے ساتھ تقاضا کرنے کی ہدایت کر کے ہم دونوں کی مدد کرتے۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حکم دِیا کہ اے عُمَر! اِس کو اِس کے حق کے برابر کھجوریں دے دو! اور کچھ زیادہ بھی دے دو۔ حضرت سَیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے جب حق سے زیادہ کھجوریں دِیں تو اُنہوں نے کہا: اے عُمَر! میرے حق سے زیادہ کیوں دے رہے ہو؟ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: چونکہ میں نے ٹیڑھی نظروں سے دیکھ کر تمہیں خوفزدہ کر دِیا تھا، اِس لئے حضورِ انور، مدینے کے تاجور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے

تمہاری دلجوئی کے لئے تمہارے حق سے کچھ زیادہ دینے کا مجھے حکم دِیا ہے۔ یہ سُن کر انہوں نے کہا: اے عُمَر! کیا تم مجھے پہچانتے ہو میں کون ہوں؟ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: نہیں، کہا میں یہودیوں کا عالم زید بن سَعْنَہ ہوں۔ امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: پھر تم نے رسولِ شاندار، منبعِ انوار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ ایسی گستاخی کیوں کی؟ جواب دِیا: اے عُمَر! دراصل بات یہ ہے کہ میں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں موجود نبوت کی تمام نشانیاں پہچان لی تھیں مگر 2 نشانیوں کے بارے میں مجھے اُن کا امتحان کرنا باقی رہ گیا تھا۔ **(1): اُن کی قُوَّتِ برداشت ان کے غَضَب پر غالب رہے گی اور (2): جس قدر زیادہ اُن کے ساتھ جہالت کا برتاؤ کیا جائے گا، اُسی قدر اُن کا حِلم (یعنی صبر وتحمّل) بڑھتا جائے گا۔** چُنانچہ میں نے ان دونوں نشانیوں کو بھی ان میں دیکھ لیا، اے عُمَر! آپ گواہ ہو جائیں کہ میں اللہ پاک کے رَبّ ہونے، اسلام کے دِین ہونے اور محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نبی ہونے پر راضی ہوا، میں بہت ہی مالدار آدمی ہوں، آپ گواہ ہو جائیں کہ میں نے اپنا آدھا مال مکی مدنی سرکار، مالک و مختار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت پر صدقہ کر دِیا، پھر یہ بارگاہِ رسالت میں آئے اور کلمہ پڑھ کر دامنِ اسلام میں آ گئے۔[1]

ترے اَخلاق پر قُرباں ترے اَوْصاف پر واری | مسلماں کیا عَدُو بھی تیرا قائل یا رسول اللہ[2]

وضاحتِ شعر: یعنی یَارَسُوْلَ اللہ! میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عُمدہ اَوْصاف اور اچھے اَخْلاق پر قربان جاؤں کہ اپنے تو اپنے، غَیر بھی آپ کے اَخلاقِ حَسَنہ اور اَوْصافِ حمیدہ سے مُتَأَثِّر تھے۔

---

1 ...مستدرک، کتاب: معرفۃ الصحابۃ، جلد: 4، صفحہ: 793، حدیث: 6606 خلاصۃً۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 337۔

سُبْحٰنَ اللّٰہ! سُنا آپ نے کہ اللہ پاک نے اپنے مدنی حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کس قدر عمدہ اَخلاق کا پیکر بنایا ہے کہ کوئی لاکھ دل دُکھاتا، بدتمیزی وبداَخلاقی پر اُتر آتا، حق طلب کرنے میں بے ادبی کرجاتا، خاندان والوں کو بُرا بھلا کہہ ڈالتا، الغرض بداَخلاقی کی تمام حدیں پار ہی کرڈالتا مگر قُربان جایئے حُسنِ اَخلاق کے پیکر، محبوبِ رَبِّ دَاوَر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خُلقِ عظیم پر کہ اِینٹ کا جواب پتّھر سے دینے کے بجائے ہمیشہ حِلم و بُردباری، صبر و استقامت اور نرمی سے کام لیتے۔ بداَخلاقی کرنے والے کو ڈانٹنے، مارنے، دھمکیاں دینے، گُھورنے یا اُس سے کسی بھی قسم کی بد اَخلاقی کرنے کا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے تصوُّر ہی نہیں کِیا جاسکتا بلکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو بداَخلاقی سے پیش آنے والے پر بھی لطف وکرم کی بارشیں فرماتے اور اُسے اپنی حسین اَداؤں کا اَسیر بنالیتے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِنہی اَخلاقِ کریمانہ کی برکتوں سے فیضیاب ہوکر بے شُمار غیر مسلموں نے اِسلام قبول کِیا اور بے شُمار لوگوں کی زندگیوں میں ایسا مدنی انقلاب برپا ہوا کہ ہر طرف اسلام کی پھیلنے والی روشنی نے گمراہی وضلالت کے اندھیروں کو مِٹا دیا اور قتل وغارت گری کرنے والے خون کے پیاسوں کو جامِ محبت پینا نصیب ہوا۔

دورِ جہالت تھا ہر سو جب کُفر کی ظلمت چھائی تھی | تم نے حیوانوں جیسے لوگوں کو بھی اِنسان کیا[1]

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِسی طرزِ عمل (یعنی حُسنِ اَخلاق) کو سامنے رکھتے ہوئے آج ہم اپنا مُحَاسَبَہ کریں کہ اپنے ذاتی دُشمنوں کو مُعاف کردینے کا یہ جذبہ کیا ہم غُلامانِ رسول کے اندر بھی موجود ہے؟ یقیناً ہم خُود تو بڑی بڑی غلطیاں کرکے دُوسروں سے عَفْو و دَرگُزر اور مُعافی کی اُمّید رکھتے ہیں، مگر کیا ہم نے اپنی حق تلفی ہوجانے پر کبھی کسی مُعافی کے طلبگار، نادِم و

1 …وسائلِ بخشش، صفحہ:196۔

شرمسار پر شفقت و مہربانی کرتے ہوئے اپنی اَنا کو فنا کرکے اپنے اُس مسلمان بھائی کا عُذر قبول کِیا اور اُسے معاف کرکے اجر و ثواب کمایا یا شیطان کے ہاتھوں کھلونا بن کر مَعَاذَاللہ! گالی گلوچ کرکے یا عار دِلا کر اُس مسلمان کی عزّت کی دھجّیاں اُڑادِیں؟

بہرحال!ہم سب کو چاہئے کہ ہم نبیِ کریم ،رؤف رَّحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرت و کردار کو اپنے لئے نمونۂ عمل بنائیں، اپنے اَخلاق سنوارنے کی کوشش جاری رکھیں، اَخلاق سنوارنے کی ترغیب دِلاتے ہوئے نبیِ مُکَرَّم،نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں: اَحْسِنْ خُلُقَكَ یعنی اپنے اَخلاق سنوارو۔[1] لہٰذا ہمیں چاہئے کہ اپنے اندر صبر و تَحَمُّل، حِلم و بُرْدباری، محبت و نرمی، عَفْو و دَرگُزر، شرم و حیا، بڑوں کا اَدَب و احترام، چھوٹوں پر شفقت و مہربانی، تمام مسلمانوں کیلئے ایثار و ہمدردی اور خیرخواہی جیسی عُمدہ صفات پیدا کریں اور اپنے اچھے اَخلاق و برتاؤ کے ذریعے رَفتہ رَفتہ مُعاشرے کی بداَمْنی و بےچینی کو اَمن و اَمان اور چین و سُکون میں تبدیل کرنے کی کوشش جاری رکھیں، ہمارا کردار اِس قدر اعلیٰ ہونا چاہئے کہ لوگ ہمارے اَخلاق دیکھ کر دِینِ اسلام کے قریب آئیں اور یہ سوچنے پر مجبور ہوجائیں کہ جب غُلاموں کا اَخلاق اتنا پیارا ہے تو پھر اِن کے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اَخلاق کس قدر عالیشان ہوگا۔

کر دو مالا مال آقا دولتِ اَخلاق سے | خُلق کی دولت سے یہ محروم و بدگُفتار ہے[2]

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک نے اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے اپنے نبیوں اور رسولوں کو انتہائی اعلیٰ صفات سے مُزَیَّن کرکے مبعوث فرمایا اور سب سے آخر میں ہمارے آقا ومولیٰ، احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو تمام نبیوں کی صفات کا جامِع بنا کر اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ

1 ...شعب الایمان، باب: فی حسن الخلق، جلد:6، صفحہ:246، حدیث:8029۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:471۔

والہٖ وسلّم کے سَر پر خُلقِ عظیم کا تاج سجا کر دُنیا میں بھیجا، مکی مدنی سُلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَخلاق کی حُسن وخُوبی کا اندازہ اِس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا سَعد بن ہِشَام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: مجھے رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَخلاق کے متعلق بتائیے ،تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے فرمایا: کیا تم قرآن نہیں پڑھتے ؟میں نے عرض کی:جی ہاں پڑھتا ہوں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے فرمایا: اللّٰہ پاک کے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا اَخلاق قرآن ہے۔[1]

اعلیٰ حضرت اپنے نعتیہ دیوان **"حدائقِ بخشش"** میں اَخلاقِ مُصطفٰے کو بیان کرتے ہوئے بارگاہِ رسالت میں عرض گُزار ہیں:

ترے خُلق کو حق نے عظیم کہا | تری خِلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہو گا شہا! | ترے خالِق حُسن واَدا کی قسم[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! اگر ہمیں کوئی شخص معمولی سی تکلیف پہنچائے یا ذراسی بھی بداَخلاقی کا مظاہرہ کرے تو ہم حُسنِ اَخلاق اور عَفْو و دَرْ گُزر سے کام لینے کے بجائے اس کے دُشمن بن جاتے ہیں اور مختلف طریقوں سے اُس سے بدلہ لینے کی کوشش کرتے ہیں، مگر قربان جایئے! رحمتِ کونین، نانائے حسنین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَخلاقِ حَسَنہ پر کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے جانی دُشمنوں کو بھی مُعاف فرمادِیا کرتے تھے، چُنانچہ

مکّہ فتح ہونے سے پہلے جن کُفّارِ بد اَطوار کی طرف سے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر اور

---

1 ... مسلم، کتاب: صلاۃ المسافرین، صفحہ: 270، حدیث: 746۔
2 ... حدائق بخشش، صفحہ: 80۔

صحابہ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان پر زمین تنگ کر دی گئی تھی، طرح طرح کی دَرْدناک تکلیفیں دی گئی تھیں، مکّہ فتح ہونے اور مسلمانوں کو غَلَبہ حاصل ہونے کے بعد دیگر قیدیوں کے ساتھ ساتھ اُن خونخوار درندوں کو بھی گرفتار کرکے عدالتِ مُصْطَفٰے میں حاضر کیا گیا، اگر اس موقع پر کوئی اور دُنیوی شہنشاہ ہوتا تو شاید اُن کے لئے سخت سے سخت سزائیں تجویز کرتا، مگر شہنشاہِ کون و مکاں ،رحمتِ دو جہاں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُن کے ساتھ کیا مُعاملہ فرمایا، آیئے !ہم بھی سُنتے ہیں اور مدنی پھول چُنتے ہیں:

فتحِ مکّہ کے دن عام مُعافی کا اعلان

مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 862 صفحات پر مُشْتَمِل کتاب سیرتِ مُصْطَفٰے کے صفحہ 437 پر ہے کہ 8 ہجری میں جب مکّہ فتح ہوا تو تاجدارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے شَہَنْشاہِ اسلام کی حَیثِیَّت سے حرمِ الٰہی میں سب سے پہلا دربارِ عام مُنْعَقِد فرمایا، جس میں اَفْواجِ اِسلام کے علاوہ ہزاروں دُشمنانِ اسلام کا ایک زَبَرْدَسْت ہُجوم تھا۔ اِس شَہَنْشاہی خُطبہ میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صِرْف اہلِ مکّہ ہی سے نہیں بلکہ تمام لوگوں سے خطابِ عام فرمایا۔ خُطبے کے بعد شَہَنْشاہِ کونین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِس ہزاروں کے مَجْمَع میں ایک گہری نگاہ ڈالی تو دیکھا کہ سر جُھکائے، نگاہیں نیچی کئے ہوئے، لَرزاں و تَرساں سردارانِ قُریش کھڑے ہوئے ہیں۔ اُن ظالموں اور جَفاکاروں میں وہ لوگ بھی تھے، جنہوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے راستوں میں کانٹے بچھائے تھے۔ وہ لوگ بھی تھے جو بارہا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر پتّھروں کی بارش کرچکے تھے۔ وہ خُونخوار بھی تھے جنہوں نے بار بار آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر قاتِلانہ حملے کئے تھے۔ وہ بے رحم و بے دَرْد بھی تھے، جنہوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّمَ کے دَنْدانِ مُبارَک (کے کچھ حصّے) کو شہید اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے چہرۂ اَنْور کو لہولہان کر ڈالا تھا۔ وہ اَوباش بھی تھے جو برسہابرس تک اپنی بُہتان تَراشیوں اور شرمناک گالیوں سے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قَلْبِ مُبارَک کو زَخْمی کر چکے تھے۔ وہ سَفّاک و دَرِنْدہ صِفَت بھی تھے، جو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے گلے میں چادر کا پھندا ڈال کر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا گلا گھونٹ چکے تھے۔ وہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے خُون کے پیاسے بھی تھے، جن کی تِشْنہ لَبی اور پیاس خُونِ نُبُوَّت کے سِوا کسی چیز سے نہیں بُجھ سکتی تھی۔ وہ جَفاکار و خُونخوار بھی تھے جن کے جارِحانہ حملوں اور ظالمانہ یَلْغار سے بار بار مدینۂ مُنَوَّرہ کے دَر و دِیوار دہل چکے تھے۔ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پیارے چچا، حضرت سَیِّدُنا حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے قاتل اور اُن کی ناک، کان کاٹنے والے، اُن کی آنکھیں پھوڑنے والے، اُن کا جگر چبانے والے بھی اس مَجْمع میں مَوْجُود تھے، وہ سِتَم گار جنہوں نے شَمْعِ نُبُوَّت کے جاں نثار پروانوں حضرت بلال، حضرت صُہیب، حضرت عمّار، حضرت خَبّاب، حضرت خُبَیب، حضرت زید بن دَثِنَّہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم وغیرہ کو رَسّیوں سے باندھ باندھ کر کوڑے مار مار کر جلتی ہوئی ریتوں پر لِٹایا تھا، کسی کو آگ کے دہکتے ہوئے کوئلوں پر سُلایا تھا، کسی کو چٹائیوں میں لپیٹ لپیٹ کر ناکوں میں دھوئیں دیئے تھے، سینکڑوں بار گلا گھونٹا تھا۔ آج یہ سب کے سب دس (10)، بارہ (12) ہزار مُہاجرین و اَنْصار کے لشکر کی حِراست میں مُجرِم بنے ہوئے کھڑے کانپ رہے تھے اور اپنے دلوں میں یہ سوچ رہے تھے کہ شاید آج ہماری لاشوں کو کُتّوں سے نُچوا کر ہماری بوٹیاں چِیلوں اور کوّوں کو کِھلا دی جائیں گی اور اَنْصار و مُہاجرین کی غَضَب ناک فوجیں ہمارے بچّے بچّے کو خاک و خُون میں مِلا کر ہماری نَسْلوں کو نیِسْتُ و نابُود کر ڈالیں گی اور ہماری بستیوں کو تاخْتُ و تاراج (تباہ و برباد) کرکے تہس نہس کر ڈالیں گی، ان

مُجرموں کے سِینوں میں خوف وہِراس کا طُوفان اُٹھ رہا تھا۔ دَہشت اور ڈر سے ان کے بدنوں کی بوٹی بوٹی پَھڑک رہی تھی، دل دَھڑک رہے تھے، کلیجے مُنہ میں آ گئے تھے۔ اسی مایوسی اور نااُمّیدی کی خطرناک فَضا میں ایک دَم شَہَنْشاہِ رِسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نگاہِ رحمت اُن کی طرف مُتوَجّہ ہوئی اور اُن مُجرِموں سے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پوچھا کہ بولو! تم کو کچھ معلوم ہے کہ آج میں تم سے کیا مُعامَلہ کرنے والا ہوں؟ اس دَہشَت اَنگیز اور خوفناک سوال سے مُجرِم حواس باختہ ہو کر کانپ اُٹھے، لیکن جَبینِ رحمت کے پیغمبرانہ تیور کو دیکھ کر سب یَک زبان ہو کر بولے کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بڑے کرم والے ہیں۔

سب کی للچائی ہوئی نظریں جَمالِ نُبُوَّت کا منہ تک رہی تھیں اور سب کے کان شہنشاہِ نُبُوَّت کا فیصلہ کُن جواب سُنْنے کے مُنْتَظِر تھے کہ اک دَم فاتِحِ مکّہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے کریمانہ لہجے میں ارشاد فرمایا: لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْكُمُ الْیَوْمَ فَاذْهَبُوْا اَنْتُمُ الطُّلَقَآءُ آج تم پر کوئی اِلزام نہیں، جاؤ تم سب آزاد ہو۔

بالکل غیر متوقع طور پر اچانک یہ فرمانِ رِسالت سُن کر سب مُجرِموں کی آنکھیں فرطِ نَدامت سے اَشکبار ہو گئیں اور اُن کی زبانوں پر جاری ہونے والے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کے نعروں سے حرمِ کعبہ کے در و دِیوار پر ہر طرف اَنْوار کی بارش ہونے لگی اور ایک دَم ایسا محسوس ہونے لگا کہ

جہاں تاریک تھا، بے نور تھا اور سخت کالا تھا | کوئی پردے سے کیا نکلا کہ گھر گھر میں اُجالا تھا[1]

اُمُّ المومنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں: مَا انْتَقَمَ رَسُوْلُ

---

1 ...سیرت مصطفٰی، صفحہ: 437 تا 441 بتغیر قلیل۔

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِہٖ فِیْ شَیْءٍ قَطُّ یعنی رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی کسی مُعاملے میں اپنی ذات کے لئے انتقام نہ لیا۔[1] لٰہذا فتحِ مکّہ کے دن اُن کی ہمّت بندھی کہ اگر اس وقت بھی ہم ان سے لُطف و کرم کی بھیک طلب کریں گے تو یہ رحیم و کریم ہیں مایوس نہیں کریں گے۔

یہ سیدھا راستہ حق کا بتانے آئے ہیں | یہ حق کے بندوں کو حق سے مِلانے آئے ہیں
یہ بھُولے بچھڑوں کو رَستے پہ لانے آئے ہیں | یہ بھولے بھٹکوں کو ہادِی بنانے آئے ہیں
چمک سے اپنی جہاں جگمگانے آئے ہیں | مہک سے اپنی یہ کُوچے بسانے آئے ہیں
جو گِر رہے تھے اُنہیں نائبوں نے تھام لیا | جو گِر چکے ہیں یہ ان کو اُٹھانے آئے ہیں
رؤف ایسے ہیں اور یہ رحیم ہیں اِتنے | کہ گِرتے پڑتوں کو سینے لگانے آئے ہیں

♣سرکار کی آمد ... مرحبا♣سردار کی آمد ... مرحبا ♣آمنہ کے پھول کی آمد ... مرحبا ♣رسولِ مقبول کی آمد ... مرحبا♣پیارے کی آمد ... مرحبا♣اچھے کی آمد ... مرحبا♣ سچے کی آمد ... مرحبا♣سوہنے کی آمد ... مرحبا♣موہنے کی آمد ... مرحبا♣مختار کی آمد ... مرحبا

مرحبا یا مصطفٰے مرحبا یا مصطفٰے مرحبا یا مصطفٰے مرحبا یا مصطفٰے

اے عاشقانِ رسول! ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نہ صرف اپنے عمل کے ذریعے زندگی بھر لوگوں کے ساتھ حُسنِ اَخلاق کا برتاؤ کیا بلکہ اپنے غُلاموں کو بھی حُسنِ اَخلاق اختیار کرنے کا درس دیتے ہوئے بارہا اس کے دُنیوی اور اُخروی فوائد بھی بیان کئے۔ آیئے اس ضمن میں 7 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں:

---

1 ... بخاری، کتاب: الادب، باب: قول النبی یسر وا، صفحہ: 1520، حدیث: 6126۔

1 حضور سرورِ کونین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں کو اپنے اموال سے خُوش نہیں کر سکتے، لیکن تمہاری خندہ پیشانی اور خُوش اَخلاقی اُنہیں خُوش کر سکتی ہے۔(1)

2 تم جہاں کہیں بھی ہو، اللہ سے ڈرتے رہا کرو، گُناہ سرزد ہو جائے تو نیکی کر لیا کرو، وہ نیکی اُس گُناہ کو مِٹا دے گی اور لوگوں کے ساتھ اچھے اَخلاق کا برتاؤ کیا کرو۔(2)

3 چھوٹی سے چھوٹی نیکی کو بھی حقیر نہ جانا کرو، چاہے وہ نیکی یہی ہو کہ تم اپنے بھائی کے ساتھ مسکراتے چہرے کے ساتھ ملو۔(3)

4 کل قیامت کے دن بندۂ مومن کے میزانِ عمل میں حُسنِ اَخلاق سے زیادہ وزنی کوئی عمل نہیں ہو گا اور بے شک فُحش گوئی اور بد کلامی کو اللہ پسند نہیں فرماتا۔(4)

5 دو خصلتیں ایسی ہیں جو مُنافق میں نہیں پائی جا سکتیں، اچھے اَخلاق اور دِین کی سمجھ۔(5)

6 اَکْمَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُھُمْ خُلُقًا ایمان میں زیادہ کامل وہ مومنین ہیں، جن کے اَخلاق زیادہ اچھے ہوں۔(6)

7 میرے نزدیک تم میں سب سے زیادہ پسندیدہ اور قیامت کے دن مجھ سے قریب تر وہ لوگ ہوں گے، جن کے اَخلاق سب سے زیادہ اچھے ہوں گے۔(7)

---

1 ...شعب الایمان، باب: فی حسن الخلق، جلد: 6، صفحہ: 254، حدیث: 8054۔

2 ...ترمذی، کتاب: البر والصلۃ، باب: ماجاء فی معاشرۃ الناس، صفحہ: 483، حدیث: 1987۔

3 ...مسلم، باب: استحباب طلاقۃ الوجہ، صفحہ: 1014، حدیث: 2626۔

4 ...ترمذی، کتاب: البر والصلۃ، باب: ماجاء فی حسن الخلق، صفحہ: 486، حدیث: 2002۔

5 ...ترمذی، کتاب: العلم، باب: ماجاء فی فضل الفقہ، صفحہ: 632، حدیث: 2684۔

6 ...ابو داؤد، کتاب: السنۃ، باب: الدلیل، صفحہ: 737، حدیث: 4682۔

7 ...ترمذی، کتاب: البر والصلۃ، باب: ماجاء فی معالی الاخلاق، صفحہ: 488، حدیث: 2018۔

مشہور مُفسّرِ قرآن، مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:اس کا تجربہ بارہا ہوا کہ ❀ اچھے اَخلاق والے کی دُنیا دوست ہوتی ہے، بُرے اَخلاق والے کے سب دُشمن، گھر والے بھی اور باہر والے بھی ❀ اچھے اَخلاق والے کی گھر اور باہر والے سب تعظیم اور خدمت کرتے ہیں، بُرے اَخلاق والا ہر جگہ سزا ہی پاتا ہے۔[1] لہٰذا اگر ہم چاہتے ہیں کہ لوگ ہم سے محبت کریں، ہماری بات تَوَجّہ سے سُنیں اور کوئی بھی ہم سے بیزار نہ ہو تو ہمیں چاہئے کہ ہم ہر مسلمان سے خُوش اَخلاقی سے پیش آئیں، بدقسمتی سے ایک تعداد ایسی ہے جو اِس مُعاملے میں بھی پستی کا شکار ہیں، مالداروں یا پڑھے لکھوں کے ساتھ تو پھر بھی حُسنِ سُلوک کا مظاہرہ کِیا جاتا ہے، مگر غریبوں، اَن پڑھوں یا کم پڑھے لکھوں کے ساتھ تو بداَخلاقی اور بدتمیزی کی اِنتہا کر دی جاتی ہے، بالخصوص اپنے گھر کے اَفراد کے ساتھ تو اَخلاقیات کا عُموماً لحاظ نہیں کِیا جاتا، بعض لوگ باہر والوں کے ساتھ تو حُسنِ اَخلاق سے پیش آتے ہیں مگر گھر میں آتے ہی نہ جانے اُنہیں کیا ہو جاتا ہے کہ حُسنِ اَخلاق، عاجزی و مِلنساری بُھلا کر شیر چیتے کی طرح دھاڑتے اور رُعب جماتے ہیں، حالانکہ یہ ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعلیمات کے سَراسَر خلاف ہے کیونکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم تو بڑے چھوٹے، امیر و غریب حتّٰی کہ غُلاموں سے بھی حُسنِ سُلوک کا برتاؤ فرمایا کرتے تھے۔

حضرت سَیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ حُسنِ اَخلاق کے پیکر، سب نبیوں کے سرور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم غُلاموں کی دعوت کو بھی قَبول فرمالیا کرتے تھے۔جَو کی روٹی اور سادہ کھانے کی دعوت پیش کی جاتی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اسے قَبول فرما لیتے۔غریب اَفراد

---

[1] ...مرآۃ المناجیح، جلد:5، صفحہ:167 بتغیر قلیل۔

بیمار پڑتے تو اُن کی عیادت فرماتے، غریب اور نادار لوگوں کو صُحبت کا شَرَف بخشتے اور اپنے اَصحاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُم اَجۡمَعِیۡن کے دَرمیان مِل جُل کر نِشَست فرماتے تھے۔

اُمُّ الْمُؤمِنِیْن حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ طیّبہ طاہِرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھا کا بیان ہے کہ حُضُور تاجدارِ دو عالَم، شاہِ آدم و بنی آدم، رسولِ مُحتشم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کبھی کبھی اپنے پیچھے سواری پر اپنے کسی خادِم کو بھی بٹھالیا کرتے تھے۔(1)

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے نُوری آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اچھے اَخلاق کی برکتیں جس طرح باہر والوں کو نصیب ہوتی تھیں، اسی طرح گھر اور خاندان والوں کے ساتھ بھی اچھے اَخلاق کا برتاؤ کرنے میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا کوئی ثانی نہ تھا۔

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھا سے سوال ہوا کہ کیا نبیِ کریم، رؤف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وسلَّم گھر میں کام کرتے تھے؟ فرمایا: ہاں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وسلَّم اپنے نعلین مُبارَک خُود گانٹھتے اور کپڑوں میں پیوند لگاتے اور وہ سارے کام کِیا کرتے تھے جو مرد اپنے گھروں میں کرتے ہیں۔(2)

اِس روایت میں شوہروں کیلئے گھریلو معاملات سے مُتَعَلِّق بے شُمار مدنی پھول موجود ہیں۔ عموماً گھر میں شوہر کا مزاج اپنی بیوی پر حکم چلانے کا ہوتا ہے۔ معمولی کام کیلئے بھی اسے تنگ کِیا جاتا ہے، حالانکہ کئی کام شوہر بہ آسانی خُود بھی کر سکتا ہے، لیکن ذرا سا ہِلنا وہ اپنی شان کے خلاف سمجھتا ہے اَور تو اَور اگر بیوی اُس کے وہ کام کر بھی دے تو سو سو نخرے کرتا، طرح

---

1 ... سیرتِ مصطفٰے، صفحہ: 607، بتغیر قلیل۔

2 ... مسند امام احمد، جلد: 9، صفحہ: 519، حدیث: 25396۔

طرح کے نَقص نکالتا اور خواہ مخواہ اس کے چکّر لگواتا ہے مثلاً کھانا سامنے رکھا جائے تو نمک یا مِرچ مصالحے کے کم زیادہ ہونے پر تبصرہ آرائی کرنے لگتا ہے اور اگر سب برابر ہوں تو ذائقے کے بارے میں نکتہ چینی پر اُتر آتا ہے اور اگر اِس کی بھی گنجائش نہ ہو تو پھر اِس طرح کی باتیں بناتا ہے "وہ کیوں نہیں پکایا؟ یہ کیوں پکالیا؟ اِس کا تو دل ہی نہیں چاہ رہا، لے جاؤ میرے سامنے سے اُٹھا کر، میرے لئے ابھی ابھی فلاں چیز پکادو" وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح اگر کپڑوں پر اِستری کردی جائے تو کہتا ہے یہ والا جوڑا کیوں اِستری کردیا؟ یہ نہیں پہنوں گا، ابھی ابھی فُلاں جوڑا اِستری کردو، پانی پیش کیا جائے تو کہتا ہے میں اس گلاس میں نہیں پیؤں گا، کانچ کے گلاس میں لے کر آؤ، کانچ کے گلاس میں دِیا جائے تو کہتا ہے اس قدر ٹھنڈا یا اتنا گرم پانی کیوں لے آئی؟ جاؤ اور اس میں دوسرا پانی مِلا کر لاؤ وغیرہ وغیرہ، یُوں بِلا وجہ بیوی کو دوڑاتا رہتا ہے۔ ہاں اگر کوئی بات مِزاج کے خلاف ہو مثلاً پانی ٹھنڈا چاہیے تھا، اُس نے گرم لا دیا تو اَحسن انداز سے ٹھنڈے کا مُطالبہ کرے، ڈانٹ ڈپَٹ نہ کرے اور سب کاموں میں ایسا ہی ہو۔

اے کاش! ہم پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی پیاری اَداؤں اور خُوبصورت اَخلاق سے کچھ سیکھنے اور اُن پر عمل کرنے میں کامیاب ہو جائیں اور گھر میں چاہت و خُلُوص بھرا مدنی ماحول قائم کرنے کی غرض سے حتی الامکان اپنے اہْلِ خانہ کا ہاتھ بٹانے کی بھی کوشش کیا کریں۔ آیئے! حُسنِ اَخلاق کے فضائل پر مشتمل چند مزید روایتیں سُنتے ہیں:

1 خوفِ خُدا اور اچھے اَخلاق لوگوں کو سب سے زیادہ جنّت میں داخل کریں گے۔ [1]

2 مسلمان کو اچھے اَخلاق سے بہتر کوئی چیز نہیں دی گئی۔ [2]

---

1 ... ترمذی، کتاب: البر والصلة، باب: ماجاء فی حسن الخلق، صفحہ: 486، حدیث: 2004۔

2 ... شُعب الایمان، باب: فی حسن الخلق، جلد: 6، صفحہ: 235، حدیث: 7992 مفہوماً۔

3 مومن اپنے اچھے اَخْلاق کی وجہ سے رات میں عبادت کرنے اور دن کو روزہ رکھنے والے کا درجہ حاصل کرلیتا ہے۔[1]

اَخلاق ہوں اچھّے مِرا کِردار ہو سُتھرا	محبوب کا صَدْقہ تُو مجھے نیک بنادے[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے اچھے اَخْلاق کے فضائل سُنے، جنہیں سُننے کے بعد یقیناً ہمارا بُرے اَخْلاق چھوڑنے اور اچھے اَخْلاق اَپنانے کا ذِہن بھی بنا ہو گا، لیکن سُوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اچھے اَخْلاق سے کیا مُراد ہے؟ آیئے سُنتے ہیں کہ اچھے اَخلاق کسے کہتے ہیں؟ چُنانچہ

اچھے اَخْلاق کسے کہتے ہیں؟

ایک شخص نے حُسنِ اَخْلاق کے پیکر، مَحبوبِ رَبِّ اَکبر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم سے اچھے اَخْلاق کے مُتَعَلِّق سُوال کیا، تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُس کے سامنے یہ آیتِ مُبارَکہ تِلاوت فرمائی:

خُذِ الْعَفْوَ وَ اْمُرْ بِالْعُرْفِ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۱۹۹﴾ (پ۹، الاعراف: ۱۹۹)	ترجَمۂ: اے محبوب مُعاف کرنا اِختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہِلوں سے مُنہ پھیر لو۔

اَمِیرُ الْمُؤْمِنِین حضرت سَیِّدُنا مولیٰ مشکل کُشا، شیرِ خُدا کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے فرمایا: کیا میں اگلوں اور پچھلوں کے بہترین اَخْلاق کے متعلق تمہاری رہنمائی نہ کروں؟ میں نے عرض کی، یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ

---

1 ...ابوداوٗد، کتاب: الادب، باب: فی حسن الخلق، صفحہ: 755، حدیث: 4798۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 115۔

وَسَلَّمَ! ضرور ارشاد فرمایئے، نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو تمہیں مَحرُوم کرے تم اسے عَطا کرو، جو تم پر ظُلم کرے تم اسے مُعاف کر دو اور جو تم سے تعلق توڑے تم اس سے تعلق جوڑو۔ [1]

حضرت سَیِّدُنا عبدُاللہ بن مُبارَک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: خُوش مزاجی سے مُلاقات کرنا، خُوب بھلائی کرنا اور کسی کو تکلیف نہ دینا، اچھے اَخلاق میں سے ہے۔ [2]

ہو اَخلاق اچّھا ہو کِردار سُتھرا | مُجھے مُتَّقِی تُو بنا یا الٰہی

کتاب ”حُسنِ اَخلاق“ کا تعارُف

پیارے اسلامی بھائیو! اخلاقِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بر کتیں پانے اور خُود کو اچھے اَخلاق کے زیور سے مُزَیَّن کرنے کیلئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 91 صفحات پر مشتمل کتاب **”حُسنِ اَخلاق“** کا مطالعہ اِنْ شَآءَ اللہ بہت مُفید ثابت ہو گا، یہ کتاب حضرت سَیِّدُنا امام طبرانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی عربی تصنیف **”مَکَارِمُ الْاَخْلَاق“** کا اُردو ترجمہ ہے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** اِس کتاب میں اچھے اَخلاق، نرم مِزاجی، عاجزی، لوگوں سے دَرگُزر کرنے، اچھے اعمال بجالانے، لوگوں سے محبت کرنے اور دیگر کئی عادتوں اور عبادات کے فضائل وغیرہ کو بیان کِیا گیا ہے لہٰذا آج ہی اِس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طَلَب فرما کر خُود بھی اس کا مُطالعہ فرمایئے اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دلایئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اِس کتاب کو رِیڈ (یعنی

---

1 ...شعب الایمان، باب: فی صلۃ الارحام، جلد: 6، صفحہ: 222، حدیث: 7956۔

2 ...ترمذی، کتاب: البر والصلۃ، باب: ماجاء فی حسن الخلق، صفحہ: 486، حدیث: 2005۔

پڑھا) بھی جا سکتا ہے،ڈاؤن لوڈ(Download) اور پرنٹ آؤٹ(Print Out) بھی کِیا جا سکتا ہے۔ اِس کے علاوہ رسائل "**میٹھے بول، اِحترامِ مُسلم**" کا مطالعہ بھی بہت مُفید رہے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیٹی کو اذیت دینے والے کو بھی مُعافی سے نواز دِیا

تاجدارِ رِسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شہزادی حضرت سَیِّدَتُنا زَیْنَب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کو اُن کے شوہر ابُو الْعَاص بن ربیع رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے غَزوۂ بدر کے بعد مدینۂ مُنَوَّرہ کے لئے روانہ کِیا۔ جب قُرَیْشِ مکّہ کو اُن کی روانگی کا عِلْم ہوا تو اُنھوں نے حضرت سَیِّدَتُنا زَیْنَب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کا پیچھا کِیا حتّٰی کہ مقامِ ذِیْ طُوٰی میں اُنہیں پالیا۔ ہَبَّار بن اَسْوَد نے حضرت سَیِّدَتُنا زَیْنَب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کو نیزہ مارا جس کی وجہ سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا اُونٹ سے گِر گئیں اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کا حمل ضائع ہو گیا۔ (1)

حضرت سَیِّدُنا جُبَیر بن مُطْعِم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: مقامِ جِعِرَّانَہ(جِ۔عِر۔رَانَہ) سے واپسی پر ہم رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس بیٹھے تھے کہ اتنے میں رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دروازے سے ہَبَّار بن اَسْوَد (جس نے ابھی تک اسلام قبول نہ کِیا تھا) داخل ہوا (اور بیٹھ گیا)، صحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ اَجْمَعِیْن نے عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہَبَّار بن اَسْوَد (آیا ہے)۔ اِرشاد فرمایا: میں نے اِسے دیکھ لیا ہے۔ ایک شخص اُسے مارنے کے لئے کھڑا ہوا تو نبیِ مکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے بیٹھنے کا اشارہ کِیا۔ ہَبَّار نے کھڑے ہو کر کہا، اے اللہ کے نبی(صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! آپ پر سلامتی ہو، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالٰی کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد(صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)

---

1 … سیرت نبویہ لابن ہشام، غزوۃ الکبری، صفحہ: 270 تا 271 خلاصۃً۔

اللہ کے رسول ہیں۔ یارَسُوْلَ اللہ(صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم)!میں آپ سے بھاگ کر کئی شہروں میں گیا اور میں نے چاہا کہ عَجَمِیّوں(یعنی غیر عربیوں) کے مُلکوں میں جا کر رہوں، پھر مجھے آپ کی نرم دِلی، صِلَۂ رِحمی نیز جہالت کا برتاؤ کرنے والے سے آپ کا دَرگُزر کرنا یاد آگیا۔ اے اللہ کے نبی(صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم)!ہم شرک میں مبتلا تھے پھر اللہ نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے وسیلے سے ہمیں ہدایت دی اور ہمیں ہلاکت سے نَجات بخشی، لہٰذا آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم میری جہالت اور میری اُس بات سے جس کی آپ تک خبر پہنچی ہے ، دَرگُزر فرمائیں کیونکہ میں اپنے بُرے کام کا اِقرار اور اپنے گناہ کا اِعتِراف کرتا ہوں۔

رحیم و کریم آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا:جاؤ میں نے تمہیں مُعاف کر دِیا ۔اللہ پاک نے تم پر اِحسان کِیا ہے کہ اُس نے تمہیں اِسلام کی ہدایت دے دی اور اِسلام پچھلے تمام گُناہوں کو مِٹا دیتا ہے۔[1]

سو بار تِرا دیکھ کے عفو اور ترَحُّم
ہر باغی و سرکش کا سر آخر کو جُھکا ہے
برتاؤ تیرے جبکہ یہ اَعدا سے ہیں اپنے
اَعدا سے غُلاموں کو کچھ اُمّید سِوا ہے
ہم نیک ہیں یا بد ہیں پھر آخر ہیں تمہارے
نسبت بہت اچھی ہے اگر حال بُرا ہے

پیارے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ ہمارے میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم عَفْو و دَرگُزر اور خُلقِ عظیم کے کیسے اعلیٰ مقام پر فائز ہیں،یقیناً آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم مالک و مختار ہیں اگر چاہتے تو ہَبّار بن اَسوَد کے لئے ہلاکت کی دُعا فرما دیتے، تو اللہ پاک اسے صفحۂ ہستی سے مٹا دیتا، مگر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایسا کچھ نہ کِیا،ذرا غور کیجئے کہ رحیم و کریم آقا

[1]...الاصابہ، حرف الہا، جلد:6، صفحہ:412تا413۔

صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بے مثال فضل و احسان اور خُلقِ عظیم سے ہر خاص و عام متاثر تھا، کیوں؟ وہ اس لئے کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام جہانوں کیلئے رحمت بناکر بھیجے گئے اور خُلقِ عظیم کے باکمال منصب سے نوازے گئے ہیں، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی کے در سے دکھ درد دینے والے مجرموں میں مُعافی کے پروانے تقسیم کئے جاتے اور ظلم و زیادتی کے بدلے میں دُعائیں دی جاتی ہیں، چُنانچہ

قوم کے لئے دُعائے ہدایت

غزوہ اُحُد میں جب مدینے کے سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارَک دندان (کے کچھ حصے) کو شہید اور چہرۂ انور کو زخمی کر دِیا گیا تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان لوگوں کے لئے اس طرح دُعافرمائی: اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ یعنی اے اللہ میری قوم کو ہدایت عطا فرما کیونکہ یہ لوگ مجھے جانتے نہیں۔ (1)

حق کی راہ میں پتھر کھائے خُوں میں نہائے طائف میں
دِین کا کتنی محنت سے کام آپ نے اے سُلطان کیا
جان کے دُشمن خون کے پیاسوں کو بھی شہرِ مکّہ میں
عام مُعافی تم نے عطا کی کتنا بڑا اِحسان کیا (2)

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَخلاقِ حَسَنہ کے عظیم مرتبے پر فائز ہونے کے باوجود بھی اللہ کی بارگاہ میں اچھے اَخلاق کی دُعا مانگا کرتے تھے، جس میں یقیناً ہم غُلاموں کے لئے یہ تعلیم ہے کہ ہم بھی اچھے اَخلاق اختیار کریں اور اللہ سے اچھے اَخلاق ملنے کی دُعا مانگا کریں۔

---

1 ...وسائل بخشش، صفحہ: 197۔
2 ...شفاء، الجزء الاول، اما الحلم، جلد: 1، صفحہ: 105 ملتقطاً۔

ہو اَخلاق اچّھا ہو کِردار سُتھرا | مجھے مُتَّقِی تُو بنا یا الٰہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

بداَخلاقی کے دینی و دنیوی نُقصانات

پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! اچھے اَخلاق کی لازوال نعمت سے مالا مال خُوش نصیب مسلمان دُنیا و آخرت میں کامیاب و کامران اور سب کا محبوب ہوتا ہے، جبکہ بُرے اَخلاق کی بیماری میں مبتلا لوگوں کو دُنیا و آخرت میں شرمندگی و افسوس کے سِوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ آیئے! بُرے اَخلاق کے چند دِینی اور دُنیوی نُقصانات کے بارے میں سُنتے ہیں چُنانچہ

بداَخلاقی نحوست ہے ❀ بداَخلاقی خُود بھی بدعملی ہے اور بہت سی بدعملیوں کا ذریعہ ہے۔[1] ❀ جُھوٹ، خیانت، وعدہ خلافی سب بداَخلاقی کی شاخیں ہیں۔[2] ❀ بداَخلاقی آپس کے اختلاف کا باعث ہے۔[3] ❀ بداَخلاقی آپس میں بُغض و حسد اور جدائی پیدا کرتی ہے[4] ❀ بداَخلاقی سے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پناہ طلب فرمائی[5] ❀ بداَخلاقی و بدزبانی سے اللہ پاک ناراض ہوتا ہے ❀ بداَخلاقی عمل کو ایسے خراب کرتی ہے جیسے سِرکہ شہد کو خراب کردیتا ہے۔[6] ❀ بداَخلاقی کے سبب گاہک دکاندار کے پاس آتے ہوئے

---

1 ...مرآۃ المناجیح، جلد:6، صفحہ:436۔
2 ...مرآۃ المناجیح، جلد:6، صفحہ:436۔
3 ...احیاء العلوم، جلد:2، صفحہ:569، بتغیر قلیل۔
4 ...احیاء العلوم، جلد:2، صفحہ:569۔
5 ...ابوداوٗد، کتاب: الوتر، باب: فی الاستعاذۃ، صفحہ:251، حدیث:1546 ماخوذاً و مفہوماً۔
6 ...معجم کبیر، محمد بن کعب، جلد:10 صفحہ:319، حدیث:10777۔

ہچکچاتے ہیں ❀ بد اَخلاقی بُرا شگون ہے[1] ❀ بد اَخلاقی اگر انسانی شکل میں ہوتی تو وہ (بہت) بُرا آدمی ہوتا[2] ❀ اللہ پاک کے نزدیک سب سے بڑی بُرائی بُرے اَخلاق ہیں۔[3] ❀ بے شک بے حیائی اور بد اَخلاقی کا اسلام کی کسی چیز سے کوئی تعلق نہیں۔[4] ❀ بد اَخلاقی تبلیغِ دین کی راہ میں بہت بڑی رُکاوٹ ہے ❀ بد اَخلاقی سے بسا اوقات میاں بیوی میں طلاق کی نوبت آجاتی ہے ❀ بد اَخلاقی کی نحوست سے گھر کا سُکون برباد ہو جاتا ہے ❀ بد اَخلاق ایک گُناہ سے توبہ کرتا ہے تو اُس سے بدتر گُناہ میں گرفتار ہو جاتا ہے۔[5] ❀ بد اَخلاق شخص کو بارہا ناکامیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے الغرض بد اَخلاقی کثیر برائیوں کا مجموعہ اور دُنیا و آخرت میں ہلاکت و بربادی کا سبب ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم نہ صرف خود اس آفت سے بچیں بلکہ دوسرے مسلمانوں کو بھی اِس سے بچتے رہنے کی ترغیب دلائیں۔ اللہ پاک سب مسلمانوں کو اچھے اَخلاق کی لازوال دولت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔

بھاگتے ہیں سُن لے بد اَخلاق انساں سے سبھی | مسکرا کر سب سے ملنا دل سے کرنا عاجزی[6]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... کنز العمال، کتاب: الاخلاق، قسم الاقوال، جز: 3، جلد: 2، صفحہ: 178، حدیث: 7343۔
2 ... کنز العمال، کتاب: الاخلاق، قسم الاقوال، جز: 3، جلد: 2، صفحہ: 178، حدیث: 7351۔
3 ... جامع الاحادیث، جلد: 19، صفحہ: 406، حدیث: 14922 خلاصۃً۔
4 ... مسند احمد، مسند البصریین، حدیث ابی عبد الرحمن، جلد: 7، صفحہ: 431، حدیث: 20997۔
5 ... جامع الاحادیث للسیوطی، قسم الاقوال، جلد: 2، صفحہ: 375، حدیث: 6064۔
6 ... وسائلِ بخشش، صفحہ: 698۔

اَخلاق سنوارنے کے طریقے

پیارے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے بداَخلاقی کے دِینی و دُنیوی نُقصانات کے متعلق سُنا، اُمید ہے کہ انہیں سن کر دل میں اس سے نفرت پیدا ہوئی ہو گی اور توبہ کا ذہن بنا ہو گا، مگر سوال یہ ہے کہ آخر وہ کون سے ایسے اُمور ہیں کہ جن کی برکت سے ہم اپنے اَخلاق کو سنوارنے میں کامیاب ہوسکتے ہیں۔ تو یاد رکھئے! اَخلاق کو درست کرنا اگرچہ ایک مشکل کام ہے، مگر ناممکن نہیں، ہمارا کام محض کوشش کئے جانا ہے، کامیابی دینے والی ذات، اللہ پاک کی ہے۔ آیئے! اَخلاق سنوارنے اور اچھے اَخلاق کا پیکر بننے کے لئے بارہویں کی نسبت سے 12 طریقے سنئے اور ان پر عمل کی کوشش کی نیّت بھی کیجئے:

(1) اَخلاق سنوارنے کے لئے بارگاہِ الٰہی میں گڑگڑایئے اور اپنے ہاتھوں کو بلند کرکے اَشکبار آنکھوں سے بُرے اَخلاق سے نجات کی دُعا مانگئے (2) کسی پیرِ کامل کا دامن مضبوطی سے تھام لیجئے، اِنْ شَآءَاللہ اَخلاق سنور جائیں گے (3) اچھے اَخلاق کے فضائل اور بُرے اَخلاق کے نُقصانات پر مشتمل احادیث و روایات، واقعات اور اقوالِ بزرگانِ دِین کو بار بار پڑھئے (4) دن کا اکثر حصہ خاموشی اختیار کیجئے اور حتّی الامکان لکھ کر یا اشارے سے گفتگو کی عادت بنایئے (5) پابندی کے ساتھ تلاوتِ قرآن مع ترجمۂ قرآن کنزالایمان اور اس کے ساتھ تفسیر خزائن العرفان یا نورُ العرفان یا صراطُ الجنان کا مُطالعہ کرنے کا معمول بنالیجئے (6) بُرے لوگوں کی صحبت سے بچتے رہئے (7) دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہئے نیز ذیلی حلقے کے 12 دِینی کاموں کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالیجئے (8) دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات اور امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِيَه کے علم و حکمت سے بھرپور مدنی

مذاکروں میں پابندی کے ساتھ شرکت فرمایئے (9) دعوتِ اسلامی سے وابستہ عاشقانِ رسول کے ہمراہ یکمشت 12 ماہ، ہر 12 ماہ میں 1 ماہ(30دن) اور عُمر بھر ہر ماہ3 دن کے مدنی قافلوں میں سفر اور روزانہ اپنے اعمال کا جائزہ لیتے ہوئے نیک اعمال کا رِسالہ پُر کیجئے (10) دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے مختلف کورسز مثلاً فیضانِ نماز کورس، اِصلاحِ اعمال کورس، مدنی تربیت کورس وغیرہ کرلیجئے (11) مدنی چینل پر نشر ہونے والے مختلف سلسلے(Programs) دیکھتے رہیے (12) دعوتِ اسلامی کے 80 شعبہ جات میں سے کسی شعبے میں اپنی خدمات پیش کیجئے۔اِنْ شَآءَ اللہ ان طریقوں پر عمل کی برکت سے بُرے اَخْلاق کاخاتمہ ہوگا اور اچھے اَخْلاق اپنانے کا ذہن بنے گا۔

تُو عطا حِلْم کی بھیک کر دے | میرے اَخْلاق بھی ٹھیک کر دے
تجھ کو فاروق کا واسطہ ہے | یاخُدا تجھ سے میری دُعا ہے[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! صاحبِ خُلقِ عظیم، محبوبِ ربِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اخلاقِ کریمہ پر مشتمل ایسی بے شُمار احادیث وواقعات موجود ہیں کہ جنہیں سُن کر عقلیں دنگ رہ جاتی ہیں اور بُرے اَخْلاق و سخت مزاج والوں کو اپنی اصلاح کی توفیق نیز اچھے اَخْلاق، نرمی اور عَفْو و دَرگُزر کی دولت نصیب ہوتی ہے جبکہ خُوش اَخْلاق مسلمانوں کے اَخْلاق میں مزید عمدگی اور انہیں ایمان کی تازگی میسر آتی ہے۔ آیئے! بطورِ ترغیب اخلاقِ مُصْطَفٰے کی مزید چند جھلکیاں ملاحظہ کیجئے اور ان کی برکتوں سے اپنے اَخْلاق کو مزین کرنے کی کوشش کیجئے، چُنانچہ

---

(1)...وسائل بخشش، صفحہ:138۔

اَخلاقِ مُصطَفٰے کی جھلکیاں

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے ”احترامِ مسلم“ میں اَخلاقِ مُصطَفٰے کی جھلکیوں کو کچھ یوں بیان فرماتے ہیں: ❀ سلطانِ دو جہاں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر وقت اپنی زبان کی حفاظت فرماتے اور صرف کام ہی کی بات کرتے ❀ آنے والوں کو مَحبت دیتے، ایسی کوئی بات یاکام نہ کرتے جس سے نفرت پیدا ہو ❀ قوم کے معزز فرد کالحاظ فرماتے اور اُس کو قوم کا سردار مقرر فرما دیتے ❀ لوگوں کو اللہ پاک کے خوف کی تلقین فرماتے ❀ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی خبر گیری فرماتے ❀ لوگوں کی اچھی باتوں کی اچھائی بیان کرتے، بُری چیز کو بُری بتاتے اور اُس پر عمل سے روکتے ❀ ہر معاملے میں اِعتِدال (یعنی میانہ روی) سے کام لیتے ❀ لوگوں کی اِصلاح سے کبھی بھی غفلت نہ فرماتے ❀ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُٹھتے بیٹھتے (یعنی ہر وقت) ذِکْرُاللہ کرتے رہتے ❀ جب کہیں تشریف لے جاتے تو جہاں جگہ مل جاتی وَہیں بیٹھ جاتے اور دوسروں کو بھی اسی کی تلقین فرماتے ❀ اپنے پاس بیٹھنے والے کے حُقُوق کا لحاظ رکھتے ❀ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر رہنے والے ہر فرد کو یہی محسوس ہوتا کہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مجھے سب سے زِیادہ چاہتے ہیں ❀ خدمتِ بابرکت میں حاضر ہو کر گفتگو کرنے والے کے ساتھ اُس وَقت تک تشریف فرما رہتے جب تک وہ خُود نہ چلا جائے ❀ جب کسی سے مصافحہ فرماتے (یعنی ہاتھ ملاتے) تو اپنا ہاتھ کھینچنے میں پہل نہ فرماتے ❀ سائل (یعنی مانگنے والے) کو عطا فرماتے ❀ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سخاوت و خُوش خُلقی ہر ایک کیلئے عام تھی ❀ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مجلس علم ، بُردباری، حیا، صبر اور اَمانت کی مجلس تھی ❀ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مجلس میں شوروغل ہوتا نہ کسی کی تذلیل (یعنی بے عزتی)

❀ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مجلس میں اگر کسی سے کوئی بُھول ہو جاتی تو اُس کو شہرت نہ دی جاتی (یعنی اس کی غلطی کو چھپایا جاتا) ❀ جب کسی کی طرف مُتوجّہ ہوتے تو مکمل تَوَجّہ فرماتے ❀ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کسی کے چہرے پر نظریں نہ گاڑتے تھے ❀ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کنواری لڑکی سے بھی زیادہ باحیا تھے ❀ سلام میں پہل فرماتے ❀ بچّوں کو بھی سلام کرتے ❀ جو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو پُکارتا، جواب میں "لَبَّیْك" (یعنی میں حاضر ہوں) فرماتے ❀ اَہلِ مجلس کی طرف پاؤں نہ پھیلاتے ❀ اکثر قبلے کی جانب رُخ کر کے بیٹھتے ❀ اپنی ذات کیلئے کبھی کسی سے بدلہ نہ لیتے ❀ بُرائی کا بدلہ بُرائی سے دینے کے بجائے معاف فرما دِیا کرتے ❀ اپنی ذات کی وجہ سے کبھی کسی کو نہ مارا، نہ کسی غُلام کو نہ ہی کسی عورت (یعنی زَوجہ وغیرہ) کو مارا ❀ گفتگو میں نرمی ہوتی، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اللہ پاک کے نزدیک بروزِ قیامت لوگوں میں سب سے بُرا وہ ہے جس کو اُس کی بدکلامی کی وجہ سے لوگ چھوڑ دیں۔[1] ❀ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بات کرتے تو (اِس قدر ٹھہراؤ ہوتا کہ) لفظوں کو گننے والا گِن سکتا تھا ❀ طبیعت میں نرمی تھی اور ہَشّاش بَشّاش رہتے ❀ نہ چِلّاتے ❀ سخت گفتگو نہ فرماتے ❀ کسی کو عیب نہ لگاتے ❀ بُخل نہ فرماتے ❀ اپنی ذاتِ والا کو بالخصوص 3 چیزوں، جھگڑے، تکبر اور بے کار باتوں سے بچا کر رکھتے ❀ کسی کا عیب تلاش نہ کرتے ❀ صرف وہی بات کرتے جو (آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حق میں) باعثِ ثواب ہو ❀ مُسافر یا اجنبی آدمی کے سخت کلامی بھرے سوال پر بھی صبر فرماتے ❀ کسی کی بات کو نہ کاٹتے، البتہ اگر کوئی حد سے تجاوز کرنے لگتا تو اُس کو منع فرماتے یا وَہاں سے اُٹھ جاتے ❀ سادَگی کا عالم یہ تھا کہ بیٹھنے کیلئے کوئی مخصوص جگہ بھی نہ رکھی تھی ❀ کبھی چٹائی پر تو کبھی یوں ہی زمین

---

1 ... احیاء العلوم، جلد: 2، صفحہ: 451۔

پر بھی آرام فرما لیتے ❀ کبھی قَہْقَہَہ (یعنی اتنی آواز سے ہنسنا کہ دوسرے لوگ ہوں تو سُن لیں) نہ لگاتے ❀ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان فرماتے ہیں: آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سب سے زیادہ مسکرانے والے تھے (یعنی موقع کی مناسبت سے)۔ حضرت سَیِّدُنا عبدُاللہ بن حارث رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ فرماتے ہیں کہ میں نے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے زیادہ مسکرانے والا کوئی نہیں دیکھا۔[1]

یا الٰہی! جب بہیں آنکھیں حسابِ جُرم میں | اُن تبسّم ریز ہونٹوں کی دُعا کا ساتھ ہو[2]

شعر کی مختصر وضاحت: اے اللہ! کل قیامت میں جب اپنے جرموں پر ہماری آنکھیں اشکبار ہوں تو اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مسکراتے ہونٹوں سے نکلنی والی مُبارک دُعاؤں کا صدقہ ہم گناہ گاروں کو بھی عطا فرما دینا۔

اللہ پاک اخلاقِ مُصْطَفٰے کے طفیل ہمیں بھی اچھے اَخلاق سے آراستہ کامل مسلمان بنائے اور تادمِ حیات دعوتِ اسلامی سے وابستگی نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام ہفتہ وار مدنی مذاکرہ

پیارے اسلامی بھائیو! دورِ حاضر کی عظیم علمی و رُوحانی شخصیت، جنہیں اللہ پاک نے دُنیا سے بے رغبتی بھی عطا کی، کم بولنے کی نعمت بھی دِی، عِلْمِ دین میں مہارت بھی بخشی، عقل مندی اور دانائی بھی عطا کی، حکمت سے بھی نوازا، شیخِ طریقت، رہبرِ شریعت، امیرِ اہلسنت، **حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اس

---

1 ...احترامِ مسلم، صفحہ: 28 تا 30۔
2 ...حدائقِ بخشش، صفحہ: 133۔

دور میں اللہ پاک کی عظیم نعمت ہیں۔ دین و دُنیا کی بہتریاں پانے، دِل میں عشق رسول کی شمع جلانے، گُناہوں سے بچنے، نیکیاں اپنانے، محتاط بننے اور دانائی بڑھانے کے لئے ان کے اعلیٰ تجربات سے فائدہ اُٹھایئے! الحمدللہ! آپ ہر ہفتے اور اتوار کی درمیانی رات مدنی چینل پر براہِ راست (Live) مدنی مذاکرہ فرماتے ہیں، جس میں دنیا بھر سے عاشقانِ رسول دینی و دنیوی مشکلات کے حل کے لئے آپ کی بارگاہ میں سوال کرتے اور آپ ان کے عِلْم و حکمت سے بھرپور جواب دیتے ہیں۔ آپ بھی ہر ہفتے بلاناغہ مدنی مذاکرے میں شرکت کی عادت بنایئے! ان شآءَ اللہ! خود ہی اس کی برکتیں دیکھ لیں گے۔

روزانہ مدنی مذاکرہ سننے کی برکت

حیدر آباد(سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے، میں امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا مُرید تو بچپن ہی سے تھا مگر شیطان نے مجھے دُنیا میں الجھا رکھا تھا، میری قیمتی زندگی غفلت میں گزر رہی تھی، خوش قسمتی سے ایک دِن ایک مبلغِ دعوتِ اسلامی سے ملاقات ہوگئی، انہوں نے بتایا: جو امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے بیانات سُنے، آپ اس سے خوش ہوتے ہیں۔ اسلامی بھائی کا یہ جملہ میرے دِل پر لگا اور دِل میں مرشِد کی محبت جاگ اُٹھی، میں رَوزانہ ایک مدنی مذاکرہ سننے لگا۔ امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی پُر تاثیر گفتگو کی برکت سے گُناہوں سے نفرت ہونے لگی اور نیکیوں کی محبت دِل میں بڑھنا شروع ہوئی، ابھی چند ہی مدنی مذاکرے سُنے تھے کہ میرے حلیے، میرے کردار اور اندازِ زندگی میں تبدیلی آنے لگی، مجھے سنتوں پر عمل کا جذبہ ملا اور الحمدللہ! نیکی کی دعوت عام کرنے، سنتوں کا ڈنکا بجانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں میں بھی دلچسپی لینے لگا۔ الحمدللہ! مدنی مذاکرے کے ذریعے میری ایسی تربیت

ہوئی کہ 26 سالہ زندگی میں کبھی نہ ہوئی تھی۔[1]

دُرود و سلام (Durood-o-Salam) اَیپ کا تعارف

پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ (I.T Department) نے ایک بہت ہی پیاری اپلی کیشن (Application) "دُرود و سلام (Durood-o-Salam)" متعارف کروائی ہے، آپ اس ایپ سے درودِ پاک کا کوئی سا صیغہ منتخب کرسکتے ہیں، جیسے ہی آپ کا موبائل آن (On) ہوگا، آپ کو **دُرود شریف کی پیاری پیاری آواز مبارک** سُنائی دے گی، اس طرح خود بھی درودِ پاک پڑھنا یاد آجائے گا، اس ایپ میں درود پاک پڑھنے کے لیے **تسبیح کاؤنٹر** کی سہولت بھی موجود ہے، یہ ایپ اپنے موبائل میں خود بھی ڈاؤن لوڈ کیجئے اور دُوسروں کو بھی شئیر (Share) کرکے خوب ثواب کمایئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنَّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ ایک روز تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے تین مرتبہ فرمایا: میرے نائب پر اللہ پاک کی رحمت ہو۔ عرض کیا گیا: حضور! آپ کے نائب کون ہیں؟ فرمایا: **میری سنَّت سے محبت کرنے اور دوسروں کو سکھانے والے۔**[2]

سنَّت کے مطابق میں ہر اِک کام کروں کاش!　|　تُو پیکرِ سنَّت مجھے اللہ بنا دے

***

1 ...اجنبی کا تحفہ، صفحہ: 28، خُلاصۃً۔

2 ...جامع بیان علم، باب: علم کے فضائل، جلد: 1، صفحہ 201، حدیث: 220۔

بات چیت کی سُنّتیں اور آداب

دو فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (1):جو چُپ رہا اُس نے نَجات پائی۔[1] (2):ہر اس شخص پر جنّت کا داخلہ حرام ہے کہ جو بے حیائی کی بات کہتا ہے۔[2]

اے عاشقانِ رسول! مسکرا کر اور خندہ پیشانی سے بات چیت کیجئے❀ مسلمانوں کی دلجوئی کی نیّت سے چھوٹوں کے ساتھ مُشفِقانہ اور بڑوں کے ساتھ مُؤدَّبانہ لہجہ رکھئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ ثواب کمانے کے ساتھ ساتھ دونوں کے نزدیک آپ مُعزّز رہیں گے ❀ چِلاّ چِلاّ کر بات کرنا جیسا کہ آجکل بے تکلُّفی میں اکثر دوست آپس میں کرتے ہیں سنّت نہیں ❀ چاہے ایک دن کا بچّہ ہو اچّھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اُس سے بھی آپ جناب سے گفتگو کی عادت بنایئے آپ کے اخلاق بھی اِنْ شَآءَ اللّٰہ عمدہ ہوں گے اور بچّہ بھی آداب سیکھے گا❀ بات چیت کرتے وقت پردے کی جگہ ہاتھ لگانا، انگلیوں کے ذَرِیعے بدن کا میل چُھڑانا، دوسروں کے سامنے باربار ناک کو چھونا، ناک یا کان میں انگلی ڈالنا، تھوکتے رہنا اچھی بات نہیں، اس سے دوسروں کو گِھن آتی ہے❀ بات چیت کرتے ہوئے قہقہہ نہ لگائیں کہ سرکار مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی قہقہہ نہیں لگایا (قہقہہ یعنی اتنی آواز سے ہنسنا کہ دوسروں تک آواز پہنچے)۔[3]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" کا مطالعہ کیجئے۔

[1] ...ترمذی، کتاب: صفۃ القیامۃ، صفحہ: 591، حدیث: 2501۔
[2] ...موسوعۃ لابن ابی الدنیا، کتاب: الصمت، جلد: 7، صفحہ: 204، حدیث: 325۔
[3] ...مرآۃ المناجیح، جلد: 6، صفحہ: 402۔

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْحَبِيْبِ الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) یہ دُرُود شریف پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے، مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ اَنس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴿3﴾ رَحمت کے سَتّر (70) دروازے

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

---

1 ...اَفْضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 151، خلاصۃً۔
2 ...اَفْضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 65۔

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (1)

﴿4﴾ چھ (6) لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

عَلّامہ اَحْمد صاوِی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔ (2)

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام علیہم الرِّضْوَان کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بڑے مرتبے والا شخص ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ (3)

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم کا عظمت والا فرمان ہے: جو شَخْص یُوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ (4)

---

1 ... قَوْلُ البَدِیع، باب ثانی، صفحہ: 277۔
2 ... اَفْضَلُ الصلاۃ، صفحہ: 149۔
3 ... قَوْلُ البَدِیع، باب اَوَّل، صفحہ: 125۔
4 ... الترغیب والترہیب، کِتَابُ الذِّکر والدُّعَا، جلد: 2، صفحہ: 329، حدیث: 30۔

﴾1﴿ ایک ہزار دن تک نیکیاں

جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے 70 فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[1]

﴾2﴿ گویا شَبِ قَدۡر حاصل کرلی

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الۡحَلِیۡمُ الۡکَرِیۡمُ، سُبۡحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبۡعِ وَرَبِّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِیۡم

(حِلۡم اور کرم فرمانے والے اللہ پاک کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے، سات آسمانوں اور عظمت والے عرش کا ربّ)

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا، گویا اُس نے شَبِ قَدۡر حاصل کرلی۔[2]

---

1 ...مَجۡمَعُ الزَّوائِد، کِتَابُ الۡاَدۡعِیَۃ، جلد:10، صفحہ:254، حدیث:17305۔
2 ...تاریخِ اِبۡنِ عَسَاکِر، جلد:19، صفحہ:155، حدیث:4415۔